السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(طواف کے دوران کعبہ شریف کے جنوب مغربی رکن کی طرف اشارہ کرنے یا اسے چھونے کا کیا حکم ہے ؟ اس کے نزدیک کتنی تکبیریں کہنا چاہئیں اور حجر اسود کے نزدیک کتنی ؟ ہمیں مستفید فرمائیے ۔ (عبدالرحمن ۔ ع ۔ ا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف کرنے والے کے لیے ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا جائز ہے ۔ جیسا کہ اس کے لیے بالخصوص حجر اسود کو ہر چکر میں بوسہ دینا اور چھونا مستحب ہے ۔ حتیٰ کہ آخری چکر میں بھی اگر اسے بغیر مشقت یہ بات یسر آسکے اور اگر مشقت ہو تو اسے دھکم پیل کرنا جائز نہیں ۔ اس صورت میں حجر اسود کی طرف ہاتھ سے چھڑی وغیرہ سے اشارہ کرلے اور تکبیر کہے ۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے ، رکن یمانی کے متعلق کوئی ایسی چیز وارد نہیں ہوئی جو اس کی طرف اشارہ کرنے پر دلالت کرتی ہو ۔ اسے صرف چھونا ہی کافی ہے اگر یہ بغیر مشقت کے ممکن ہو اور چومنا نہیں چاہیے اور ساتھ یہ پڑھے :

((بِسۡمِ اللّٰہ ، وَاللّٰہ اکبرُ یا اللّٰہ اکبرُ))

اور اگر مشقت ہو تو اسے چھونا مشروع نہیں ۔اپنے طواف میں بغیر اشارہ یا تکبیر کے آگے چلتا جائے ۔ کیونکہ یہ بات نہ نبی ﷺ سے وارد ہوئی ہے ، نہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے ۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب التحقیق والایضاح لکثیر من مَسَائلِ الحجّ والعُمرَة والزِیارة میں واضح کردیا ہے ۔

رہی تکبیر تو وہی صرف ایک بار کہنا چاہیے اور مجھے کوئی ایسی چیز معلوم نہیں جو تکبیر کے زیادہ بار کہنے پر دلالت کرتی ہو ۔ حاجی اپنے پورے طواف میں جو شرعی اذکار اور دعائیں آسانی سے پڑھ سکتا ہو، پڑھے اور ہر چکر کو اسی دعا پر ختم کرے ۔ جس پر ختم کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے اور مستند دعا یہ ہے :

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٢٠١ ... البقرة

طواف اور سعی میں تمام اذکار اور دعائیں پڑھنا مستحب ہے ، واجب نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ